



URDU Gif Format

حضور علیہ السلام کے خاتم النبیین ہونے کے واضح دلائل

الخاتم النبیین

۱۳۲۶ھ

مصنف:

اعلیٰ حضرت، داماد اعلیٰ حضرت

ALAHAZRAT NETWORK

اعلٰی حضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

رسالہ

النبین ختم النبیین

(حضور کے خاتم النبیین ہونے کے واضح دلائل)

میں شعلہ از بہار شریعت، حلقہ فکرم مدرسہ فیض رسول، مدرسہ مولوی ابوظہر نجی بخش صاحب

۱۸ ربیع الاول ۱۴۲۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ————— حامداً و معیناً وصلياً

اما بعد بابت و پنجم ماہ ربیع الاول ۱۴۲۶ھ شنبہ سرشبہ کو مولوی مجاہد حسین و مولوی مبارک حسین صاحب مدرسہ مدرسہ اسلامیہ بہار کے طلباء تعلیم دادہ و غلط میں فرماتے تھے کہ خاتم النبیین میں "النبیین" پر الف لام حمد غار جی کا ہے، جب دوسرے روز مسجد چکر میں مولوی ابراہیم صاحب نے (جو بالفعول مدرسہ فیض رسول میں پڑھتے ہیں) اٹھائے و غلط میں آپہ کریمہ و

ماکان محمد اباحد من سواکم و لکن و رسول محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں یاں اللہ کے اللہ و خاتم النبیین۔ رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ (نت)

"تلاوت کر کے بیان کیا کہ النبیین میں جو لفظ النبیین مضاف الیہ واقع ہوا ہے اس لفظ پر الف لام

سلہ القرآن الکریم ۳۰/۳۳

استغراق کا ہے ہاں مئی کو سوائے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کوئی نبی نہ آپ کے زمانہ میں ہوا اور
 نہ بعد آپ کے قیامت تک کوئی نبی ہو نہ آپ پر تم ہوگی، آپ کل نبیوں کے خاتم ہیں، بعد و خطا مولوی ابراہیم
 صاحب کے راحت حسین طالب علم مدرسہ اسلامیہ بہار کے مجاوردہ گاہ نے باعاضہ بعض معاون رد و علی بڑے
 دعوے کے ساتھ مولوی ابراہیم صاحب کی تقریر مذکور کی تردید کی اور صاف لفظوں میں کہا کہ لفظ "النبيين" پر
 الٹ لام استغراق کا نہیں ہے بلکہ عند غازی کا ہے چونکہ یہ مسئلہ عقائد ہے لہذا اس کے متعلق چند مسائل غریب وار
 لکھ کر اہل حق سے گزارش ہے کہ منظر احتراق حق ہر مسئلہ کا جواب باصواب بخواند کتب غریب و نادبی تاکہ اہل اسلام گمراہی
 باعقیدگی سے بچیں،

(۱) راحت حسین مذکور کا لکنا کہ "النبيين" پر الٹ لام عند غازی کا ہے استغراق کا نہیں یہ یہ قولی صحیح اور
 موافق مذہب حضور اہل سنت و جماعت کے ہے یا موافق فرقہ ضالہ زید کے؟

(۲) نفی استغراق سے آریہ کو مرکب کیا مفہوم ہوگا؟

(۳) برحقہ پر صحت نفی استغراق اس آریہ سے اہل سنت کا عقیدہ کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل انبیاء کے
 خاتم ہیں، ثابت ہوتا ہے کہ نہیں اور اہل سنت اس آریہ کو پشت خاقیت کا لہجہ تھے ہیں یا نہیں؟

(۴) اگر آیت مثبت کلیت نہیں ہوگی تو پھر کس آیت سے کلیت ثابت ہوگی اور جب دوسری آیت مثبت کلیت نہیں
 تو اہل سنت کے اس عقیدے کا ثبوت دلیل قطعی سے ہرگز نہ ہوگا۔

(۵) جس کا عقیدہ ہو کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل انبیاء کے خاتم نہیں ہیں، اس کے ویجے اہل سنت
 کو ناز پٹسا ہوتا ہے یا نہیں؟

(۶) اس باطل عقیدے کے لوگوں کی تعلیم و ترویج کرنی اور ان کو سلام کرنا جائز ہوگا یا منہوت؟

(۷) کیا مستحق صغنی کو جائز ہے کہ جو شخص حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کل انبیاء کا خاتم نہ سمجھے اس سے
 دینی علوم پڑھیں یا اپنی اولاد کو علم دین پڑھنے کے واسطے ان کے پاس بھیجیں، فقط استغنی محمد عبداللہ۔

دلائل خارجیہ

دلیل اول، تفسیر ص ۱۰۰ میں ہے،

الاصول ای المر اجہ ہوا العهد الخساری اصل یعنی راجع عند غازی ہی کا ہے اس نے عند غازی

علیہ چونکہ خاتم النبیین میں الٹ لام عند غازی کے قائل ہیں لہذا خارجہ لکھے گئے ہیں ۱۲

لأنه حقيقة التبيين وكما التبيين
 پس جب غیر خارجی سے معنی درست ہو تو استغراق وغیر معتبر نہ ہوگا۔

دلیل دوم: فرار الافراد صغیرہ میں ہے
 يسقط اعتبار الجمعية اذا دخلت على الجمعية
 جب لام تعریف جمع پر داخل ہو تو اعتبار جمعیت
 ساقط ہو جاتا ہے۔

پس نہیں کہ صیغہ جمع ہے، جب اس پر الف لام تعریف داخل ہوا تو بنیہ میں سے معنی جمعیت ساقط ہو گیا
 اور جب معنی جمعیت ساقط ہو گیا تو الف لام استغراق کا ماننا صحیح نہیں ہو سکتا۔

دلیل سوم: یہ امر مسلم ہے کہ صفات ائید کا غیر ہوتا ہے، پس جب فرد واحد اس کل کے طرف
 صفات ہوں جس میں وہ داخل ہے، تو وہ کل میں حیث ہو کل ہونے کے کل باقی ذرے سے گھٹ کر کلیت اس کی قوت
 جانتے گی، اور جب کلیت اس کی باقی ذرے کی تعریف ثابت ہوگی اور یہی معنی ہے حد کا، اور اگر اس فرد صفات
 کو ہم اس کل کے شمول میں رکھیں تو تقدم الفی علی الفی لازم آتا ہے اور یہ باطل ہے کیونکہ وجود صفات ائید
 مقدم ہوتا ہے وجود صفات پر، پس ان دلائل سے ثابت ہوا کہ التبيين میں الف لام عسہ خارجی کا
 ماننا چاہیے۔

الجواب

حضور پروردگارم التبيين سيد المرسلين صلى الله تعالى عليه وسلم عليهم جميع من اقامت لعنت من آخر
 جميع انبياء والمرسلين بله اول ولا تخصيص بوجاهة دريات وين سے ہے جو اس کا منکر ہو یا اس میں ادنیٰ شک و شبہ
 کو بھی راہ دے گا فرمے ملعون ہے، آیت کو یہ دیکھ لیکن رسول اللہ کے رسول
 اور انبیاء کے خاتم ہیں۔ (ت) و صریح متواتر لا نبی بعدی (میرے بعد کوئی نبی نہیں۔) (ت) تمام امت
 موجود رہنے سہل و غلطی معنی مجھے کہ حضور اقدس سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلا تخصیص تمام انبیاء میں آخر نبی ہونے
 حضور کے ساتھ یا حضور کے بعد قیام قیامت تک کسی کو نبوت ملی محال ہے۔ فتاویٰ تہذیب الدہر و اشہاء والنظائر
 و فتاویٰ عالمگیری وغیرہ میں ہے۔

۱۳۶/۱	دروانی کتب خانہ لاہور	قولہ ومنها الجمع المعروف باللام	۱۳۶/۲
ص ۸۶	مکتبہ علمی دہلی	بحث التفریع باللام والاضافۃ	۱۳۶/۲
۱۳۶/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی	کتب الانبیاء باب ما ذکر من نبی اسرائیل	۱۳۶/۲

اذا لم يعرف الرجل احدنا صلى الله تعالى عليه
وهو مسلم اخر الا نبيا فليس بمسلم لانه
من الضروريات

جو شخص یہ نہ جانتے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام
انبیاء میں سب سے پچھلی نبی ہیں وہ مسلمان نہیں
کہ حضور کا آخر الانبیاء ہونا ضروریات میں سے ہے

شعار شریف امام ستاضی عباسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں ہے

كَلَّمَكَ (كَيْفَ) مِنْ اَوَّلِهِ اَحَدٌ مَعَ نَبِيِّنا صَلَّى اللهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بَعْدَ رَأْيِ قَوْلِهِ (فَهُوَ لَا
كَلِمَ كُفْرًا مَكْنُوزًا لِنَبِيِّنا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ لَئِنْ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَانَهُ
خَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَلَا نَبِيَّ بَعْدَهُ) وَاجْبَعَتْ اللهُ
تَعَالَى اِنَّهُ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَانَّهُ اِمْرَأُ سَلِّ كَافَّةً
لِلْاُمَمِ وَاجْبَعَتْ الْاُمَمَةُ عَلَى حُلِّ اِنْ هَذَا
اِكْتِلَامُ عَلَى فَاهُ رَأْيِ اِنْ مَعْنُوهُ الْمُرَادُ بِهِ
دُونِ تَأْوِيلٍ وَلَا تَخْصِيصٍ فَلَا شَكَّ فِي كُنْهِ
هُوَ لِاَدْلَا اَلْطَوَائِفِ كُلِّهَا قَطْعًا اِجْمَاعًا وَتَمَعًا

یعنی جو ہمارے ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ
میں خواہ حضور کے بعد کسی کی نبوت کا ادعا کرے کافر
ہے (اس قول تک) یہ سب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تکمیل کے بعد
کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خدای کر وہ خاتم النبیین
ہیں اور ان کے بعد کسی کی نبی نہیں اور اللہ تعالیٰ کی جانتی ہے
وہی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور ان کی رسالت تمام لوگوں کے
اور امت نے اجماع کیا ہے کہ یہ آیات و احادیث
اپنے ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے وہی
خدا و رسول کے واسطے نہ ان میں کوئی تاویل ہے نہ کچھ
تخصیص تو چونکہ اس کا خلاف نہ کر سکتے ہیں اجماعاً
امت و حکم قرآن و حدیث سب یقیناً کافر ہیں

امام محمد الاسلام خزانہ قدس سرہ العالی کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں

ان الامم خمس من هذا اللفظ انه اقم
سد من بعد ابد او بعد مر رسول بعد ابد
وانه ليس فيه تاويل ولا تخصيص
وامن اوله بتخصيص فكله من انواع
الهدايا لا يمتنع الحكم بتكفيره لانه مكلف
لهذا الشعب الذبح اجمع
الامة على انه غير مسؤول

یعنی تمام امت مجروح نہ لفظ خاتم النبیین
سے یہی سمجھا ہے وہ جانتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کوئی نبی نہ ہوگا حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی رسول نہ ہوگا اور
تمام امت نے یہی مانا ہے کہ اس میں اصل کوئی
تاویل یا تخصیص نہیں تو چھ لفظ خاتم النبیین
میں النبیین کو اپنے عموم و استغراق پر نہ مانے بلکہ

سے الاشباہ والنظائر باب الردۃ
فتاویٰ ہندیہ باب احکام المرتدین
سکھ اشفا بمقرنین حقوق بعضہما فصل فی تحقیق القول فی کفار الماتہ و لمن شرکت صحابہ فی البطلان تیرہ کی ۲۰۰
۲۹۶/۱ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی
۲۹۳/۲ نورانی کتب خانہ پشاور

ولا مخصوص ہے۔

ہمک یا سرساجی کی ہمک ہے اسے کافر کہنے سے کچھ مانعت نہیں کہ اس نے نصی قرآنی کو جھٹلایا جس کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔

عائف باقر سیدی رحمۃ اللہ علیہ تالیسی قدس سرہ القدسی شرح الغزالی میں فرماتے ہیں،

تجوید نبی مع نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
وسلو ابعده یستلزم تکذیب القرآن
اذ قد نص علی انہ خاتم النبیین و آخر
المرسلین وفي السنة انا العاقب لا نبی بعدی
واجتمع الامة علی ابقاء هذا الکلام علی
ظاهره و هذه إحدى المسائل المشهوره
التي کفرنا بها الفلاسفة لعنهم الله تعالیٰ
یہ ان مشرکوں سے ہے جن کے سبب ہم اہل اسلام نے کافر کہا فلاسفہ کو، اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے۔
امام علامہ شہاب الدین فضل الرحمن نسیم نورپشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بجہ اللہ تعالیٰ ان مسکود درمیان اسلامیان
روشن تر از ان سنت کہ را بکشف و بیان
حاجت اقدس خدا کے تعالیٰ خبر داد کہ بعد از وہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی دیگر نباشد و مگر اس
مسئلہ کے تو ائمہ کو کہ اصلاً در نبوت اوصلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم معتقد نباشد کہ اگر رسالت او معترف
بودے شے و در ہر چہ از ان خبر او صدق
دالستے و ہمان چہ تھا کہ از طریق تو اتر رسالت او
بیش با درست شدہ این نیز درست شد کہ وہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہاں پس پیغمبران ستہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالاطالب لوفیہ شرح الغزالی السنہ
۱۱۳ ص ۱۵

المکتبۃ الاسلامیہ مصر

مکتبۃ الخدیجیہ بیروت ترک ص ۱۵

زمانہ اور تاقیامت بعد از وہ بیچ نبی نباشد و
 ہر کردہ بر شکست در آن نیز بر شکست و نہ
 آن کسی کہ گویہ کہ بعد او نہ نبی و نہ بود یا ہست یا
 خواہد بود آن کسی نیز کہ گویہ کہ امکان دارد کہ باشد کافر
 مست اینست بشرط درستی آسمان بخاتم انبیاء محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 تاقیامت آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا جس کو اس
 بارے میں شک ہے اسی بات کے بارے میں
 شک ہوگا، صرف وہی شخص کافر نہیں جو یہ کہے کہ آپ کے
 بعد نبی تھا یا ہے یا ہوگا بلکہ وہ بھی کافر ہے جو آپ کے
 بعد کسی نبی کی آمد کو ممکن تصور کرے، خاتم الانبیاء
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان درست ہونے کی
 شرط یہ ہے (ت)

بالحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علیہ وسلم
 اس میں مراد متفرق نام اور اس میں کسی قسم کی تاویل و تخصیص نہ ہونے پر اجماع امت خیر الانام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ
 والسلام، ہر ضروریات دین سے ہے اور ضروریات دین میں کوئی تاویل یا اس کے عدم میں کچھ قیید و قال
 مسموع نہیں جیسے آج کل دجال قادیانی کا مدعا ہے کہ خاتم النبیین سے ختم نبوت شریعت جدیدہ مراد ہے
 اگر حضور کے بعد کوئی نبی اسی شریعت مطہرہ کا مروج و تابع ہو کر آئے کچھ حرج نہیں اور وہ غیبت اس سے ہی نبوت
 جملنا چاہتا ہے، یا ایک اور دجال نے کہا تھا کہ ختم نبوت تاخر زمانی میں کچھ فضیلت نہیں خاتم یعنی آخر زماں خیال
 جمال سے بلکہ خاتم النبیین یعنی نبی بالذات ہے۔ اور اسی مضمون طوی کو دجال اول نے یوں ادا کیا کہ خاتم النبیین
 یعنی افضل النبیین ہے یا ایک اور مرتد نے کہا خاتم النبیین ہونا حضرت رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کا برکت اس سلسلہ محدود ہے کہ نہ نسبت، صیح مسائل عالم کے پلے اور مخلوقات کا اور مٹیوں میں ہی نہ ہونا ہرگز
 مٹانی خاتم النبیین کے نہیں جو سب محال بالامام اشراقی اس مقام پر مخصوص ہوتی ہیں، چہند اور تجلیوں نے

علیہ تحذیر الناس نافذ ۱۲

علیہ مواہب الرحمن قادیانی ۱۲

علیہ مناظرہ احمدیہ ۱۲

سلفہ المقتدیہ فی المصنفہ

سلفہ القرآن الکریم ۲۳/۳

سلفہ صبح بخاری کتاب الانبیاء باب ما ذکر عن نبی اسرائیل قدیمی کتب خانہ کوپچی ۳۹۱/۱

لکھا کہ اہل لام خانہ النبیین میں جائز ہے کہ عہد کے لئے ہو اور بر تقدیر تسلیم استغراق جائز ہے کہ استغراق عرفی کے لئے ہو اور بر تقدیر حقیقی جائز ہے کہ مخصوص بعض ہو اور بھی عام کے قطعی ہوئے میں بڑا اختلاف ہے کہ اکثر علماء لغوی ہونے کے قائل ہیں ان مشیاطین سے بڑھ کر اور بعض اہل بیسویں نے لکھا کہ اہل اسلام کے بعض فرستے ختم نبوت کے ہی قائل نہیں اور بعض قائل ختم نبوت قسریٰ کے ہیں نہ مطلق نبوت کے۔

الی غیر ذلک من الکفریات المدعوۃ بالادب اذ
المشحونۃ بنجاسات اہلس وقادوسات
المدالیس لعن اللہ قائلہا وقائل اللہ قابلیہا۔
دیگر کفریات ملعونہ اور ارتدادات جو اہلس کی
نجاتوں اور جہنم کی پلیدیوں کے مخصوص ہے
اللہ تعالیٰ کی اس کے قائل براعت ہو اور اسے
قبول کر نیوے کہ اللہ تعالیٰ برباد فرمائے (ت)

یہ سب تاویل کیے بغیر عموم و استغراق النبیین میں تشریح و تشکیک سب کفر صریح وادعوا قبیح، اللہ و رسول نے مطلقاً لغوی نبوت نازد فرمائی ہر بعثت جدیدہ وغیرہ کی کوئی قید نہیں نہ لگائی اور ہر اسے قائم یعنی آئندہ بنایا، ہر اسے جدید ثبوت میں اس کا بیان آیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ ختم النبیین سے اب تک تمام امت مرتضیٰ سے اسی معنی میں ہر وقت ہر قوم و استغراق حقیقی تمام پر اجازت کیا اور اسی بنا پر سلفاً و خلفاً ائمہ مذاہب نے فی سبیل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت کو کافر کہا، کتب اصحاب و تفسیر و عقائد و فقہان کے ہاتھوں سے گونج رہی ہیں، فقیر غفرلہ المولیٰ (القدیر نے اپنی کتاب جزاء اللہ عداوہ بابا ثلثہ ختم النبیون میں اس مطلب ایمانی پر صحاح و سنن و مسانید و مساجم و جوامع سے ایک سو پچیس حدیثیں اور تفسیر منکر کر ارشاد اب ائمہ و علماء قیوم و حدیث و کتب عقائد و اصول فقہ و حدیث سے تین تفسیریں ذکر کئے و اللہ اعلم۔ تو یہاں عموم و استغراق کا انکار خواہ کسی تاویل و تبدل کا اظہار نہیں کر سکتا مگر کھل کر فرمودہ اکابر مشہور و دلوں غائب و خفا سے و علیہا بائد العزیز القادر، ایسی شکایتیں تو دیکھنا شروع انعمین میں بھی کر سکتے ہیں کہ جائز ہے لام عہد کے لئے ہو یا استغراق عرفی کے لئے یا عام مخصوص منہ بعض یا عامین سے مراد عالمین زمانہ کقولہ تعالیٰ وانی فضلت کفر علی العالمین (جیسے کہ باری تعالیٰ کا فرمان ہے، اور میں نے تم کو جہان والوں پر فضیلت دی۔ ت) اور سب کچھ سہی پھر عام قطعی تو نہیں خدا کا ہر دور کا ہر جمیع عالم ہونا یقین

علہ ناصر المؤمنین سہوانی ۱۲

علہ تحریر اسی زندیق پشادوی ۱۲

سہ القرآن الکریم ۴۸

کہاں مگر الحمد للہ مسلمان نہ ان ملعون ٹاپاک و سادس کو رب العالمین میں سنیں نہ ان جہنمیت گندے و سادس کو خاتم النبیین میں،

اللعنة الله على الظالمين، ان الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا والاخرة واعد لهم عذابا باعدينا
ارے ظالموں پر خدا کی لعنت، بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے (ت)

یہ طائفہ خائفہ ناجیہ جس سے سوال ہے اگر معلوم ہو کہ حضور پر نور خاتم الانبیاء و مرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعین کے خاتم ہونے کو صرف بعض انبیاء سے مخصوص کرتا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد جہنم سے جب یا اب یا کسی کسی زمین میں کوئی نبوت اگرچہ ایک ہی اگرچہ غیر تشریفی اگرچہ کسی اور ملقبہ زمین یا کج آسمان میں اگرچہ کسی اور فرع غیر انسانی میں واقع ماننا یا باوصف اعتقاد عدم وقوع بعض بطور احتمال شرعی و امکان و قرعی جائز ماننا یہ بھی ممکن و ماننے والوں کو مسلمان کہنا یا طوائف ملعونہ مذکورہ خواہ ان کے کبر یا فطوار کی تکفیر سے باز رہے تو ان سب صورتوں میں یہ طائفہ خائفہ خود بھی قطعاً یقیناً اجماعاً ضرورہً مثل طوائف مذکورہ قادیانہ و قاضیہ و امیرہ و وزیرہ و امثالہم لعنہم اللہ تعالیٰ کافر و مرتد ملعون ابداً ہے، فقاملہم اللہ انی یؤفکون (اللہ انھیں مارے کہاں اوندھے ہاتھ ہیں۔) کہ ضروریات دین کا جس طرح انکار کھڑے یہ نبی ان میں شک و شبہ بطور احتمال خلاف ماننا بھی کفر ہے یہ نبی ان کے منکر یا ان میں شاک کو مسلمان کہنا یا اسے کافر نہ ماننا بھی کفر ہے۔ بحوالہ کلام امام نسفی وغیرہ میں ہے،

عن قال بعد انینا نبی یکفر لک لانه انکس النص وکذلک لو شک فیہ
جو شخص یہ کہے کہ ہمارے نبی کے بعد نبی آ سکتا ہے وہ کافر ہے کیونکہ اس نے نص قطعی کا انکار کیا، اسی طرح وہ شخص جس نے اس کے بارے میں شک کیا دنیا و آخرت دو ہزار بار و صحیح الانور وغیرہ کتب کثیرہ میں ہے،

لے اعتد ان اکبرم
لے
لے
لے
لے بحوالہ کلام

من شك في كفره وعذابه فقد كفره
جس نے اس کے کفر و عذاب میں شک کیا وہ

بھی کافر ہے (ت)

ان لعنتی اقوال تجس ترازاوال کے رد میں اور نو صدی گزشتہ میں بکثرت رسائل و رسائل علماء سے عرب و عجم
طبع ہو چکے اور وہ نایاب کتب غارِ ثبات میں گر کر قعرِ بنم کو پہنچے والحمد للرب العالمین۔ اس طالعہ جدیدہ کو اگر
طوائفِ طریقہ کی حمایت ہو جائے گی تو اللہ واحد و ہادئ کا لشکرِ جبار اس سے بھی اس کی سزا کے کردار پہنچانے کو مجبور ہے
قال تعالیٰ الم نهدک الاولین ثم نبعثکھم
الآخرین ۵ کذا لک فعل بالماجر معین ۵
پھر پچھلوں کو ان کے پیچھے بھیجائیں گے، پھر مردیکہ کا ساتھ
دیں یومئذ لیسکذبین ۵
پھر ایسا ہی کرتے ہیں، اس کی کو جھٹلانے والوں
کی خالی ہے۔ (ت)

اور اگر اس طالعہ جدیدہ کی نسبت وہ تجویز و احتمالِ ثبوت یا عدم تکفیر متکالی تم ثبوت معلوم نہ بھی ہو نہ اس کا خلاف
ثابت ہو تو اس کا آئہ کریم میں افادہ استعراق سے انکار اور ارادہ بعض یا ہر ایک اسے حکم کفر سے پہلے لگا کر
وہ صراحت آئہ کریم کا اس تفسیر قطعی یقینی اجماعی ایمانی کا حکم و دلیل ہے جو خود حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمائی اور جس پر تمام ائمہ متقدمین نے اجماع کیا اور نقل و تراجم و روایات دین سے ہو کر ہم تک آئی،
شک کوئی شخص کہے کہ خرابی کرم قرآن عظیم سے ثابت نہیں ائمہ دین فرماتے ہیں وہ کافر ہو گیا اگرچہ اس
کے اہل میں حرمتِ عز کا انکار نہ تھا، نہ تو ہم فکر کا ثبوت صرف قرآن عظیم پر موقوف کہ اس کی تحریر میں اجماعِ ثبوت
متواتر بھی موجود اور کچھ نہ ہو تو خود اس کی حرمتِ ضروریات دین سے ہے اور ضروریات دین خصوصاً نصوص کے
محتاج نہیں رہتے۔ امام اہل البزکریا نووی کتاب الروضہ پھر امام ابن حجر مکی اعلام بقرائع الاسلام میں
فرماتے ہیں،

اذا تجد مجتہدا علیہ یعلم من دین الاسلام
ضروریۃ سوا کانت فیہ نص اولیٰ خلاف
جحد کا یکن کفر اذ معلوم تھا
جب کسی نے ایسی بات کا انکار کیا جس کا ضروریات دین
اسلام میں سے ہوں حقیقی علیہ السلام خواہ اس میں
نص ہو یا نہ ہو تو اس کا انکار کفر ہے اعمطلقاً (ت)

لے مجمع الانشرع متقی البکر فصل فی احکام الجزیہ دار احیاء التراث العربی بیروت ۶/۶۶
سہ القرآن اکبریم ۶/۱۶
سہ الاعلام بقراءات الاسلام معاسیل النجاة مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی ص ۳۵۲

یستلزم انکسار النص المجموع علیہ المعلوم
من الدین بالضرورت۔
اس کا یہ قول اس نص قرآنی کے انکار کو مستلزم ہے

جس سے البتہ حکم ثابت ہو رہا ہے جو متفق طور پر ضروریات دین میں سے ہے۔ (دست)

تو اگرچہ یہ طائفہ آیہ کریمیں استغراق کے انکار سے مخم نام نہوت پر دلائل قطعیہ سے مسلم ذوق کا یہ خالی نہیں کر سکتا، مگر اپنا پادشہ ایمان سے خالی کر گیا، ان اگر ارباب علم انصاف و احترام ایمان لائیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں نواہ حضور کے بعد کسی کسی جگہ کسی طرح کی کوئی نہوت کسی کو نہیں مل سکتی، حضور کے خاتم النبیین و آخر الانبیاء والمرسلین ہونے میں اصلاً کوئی تخصیص تاویل قصیدہ تجویلی نہیں اور ان تمام مطالب کو انھوں نے قطعیہ و اجماع قطعی و ضروریات دین سے ثابت یقیناً مانیں اور ان تمام طوائف ملعونہ مذکورہ اور ان کے اکابر و کصاف صاف کافر و کفرین صرف بزم نوادی غوی و منطقی جہالتوں کی کھالوں کے فیضوں کے باعث آیہ کریمیں نام عہدیں اور استغراق نام مستقیم کہیں تو اگرچہ جو انکار تفسیر متراجعی علی قطعی اسلوب فقہی اس پر اب بھی لزوم کرتا ہے مگر از انجا کہ اس نے اعتقاد صحیح کی تصریح اور کرنے منکرین کی تکفیر صریح کر دی اس کی تکفیر سے زبان روکن ہی مسلک تحقیق و احتیاط ہو گا، امام مکی بعد عبارت مذکورہ فرماتے ہیں،

ومن ثم يتجده انه لو قال الخمر حرام وليس
في القرآن نص على تحريمه لهد يكفر لانه
الان محض كذب وهو يكفر بالله اهـ
اسی دہر سے یہ توجیہ کی جاتی ہے کہ اگر کوئی کہتا ہے
شراب تو حرام ہے لیکن قرآن میں اس کی تحریم پر
نص نہیں تو وہ کافر نہ ہو گا اس نے کہ اب وہ محض
جھوٹ بولی رہا ہے اور اس سے وہ کافر نہ ہو گا (دست)

اقول وبالله التوفيق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہے) اس فقید راہبر بھی
اس قدم شک نہیں کرے یہ طائفہ خائفہ یار و معین مرتدین و کافریں و بایکچہ کنندہ کلام رب العالمین، و مکرر نبی
تفسیر حضور سید المرسلین و مضاف اجماع جمیع مسلمین و سخت جد عقل و گمراہ و بد دین ہے،
اول تو یہی کہتا تھا "ہاں سب کے عہد کے لئے ہو" اور اس نے بزم خود عہد کے لئے ہونا واجب مانا، اور استغراق
کو باطل و مردود وجانا۔

دوسرا اس لئے کہ قرآن عظیم میں حضرات انبیاء سے کرام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کا ذکر پاک بہت
وجہ مختلف سے وارد ،

(۱) خود افراد خواہ بصری اسما یہ صرف چھ بیس کے تھے ، آدمؑ ، اوریشؑ ، نوحؑ ، ہودؑ ، صابرؑ ،
ابراہیمؑ ، اسماعیلؑ ، یونسؑ ، یحییٰؑ ، یسوعؑ ، یونسؑ ، زکریاؑ ، یحییٰؑ ، عیسیٰؑ ، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ذوالفضلؑ ، داؤدؑ ، سلیمانؑ ، عزرائیلؑ ، یونسؑ ، زکریاؑ ، یحییٰؑ ، عیسیٰؑ ، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
بارک و مسلم یا بر سبیل اہام مثل قال لہم نبیہم (اشمویل) (ان کو ان کے نبی (شمویل) نے کہا و اذ قال
لنفسہ (یوشع) (خوجنا عسدا من عبادنا خضر علیہم الصلوٰۃ والسلام اور جس وقت انہوں نے
نور ان (یوشع) کے نام لیا حضرت موسیٰ اور ہارون نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ حضرت نصر علیہم الصلوٰۃ
والسلام - نت)

(۲) بر سبیل موم واستغراق اور ہی او فر و اکثر ہے ، مثل قول تعالیٰ ،

قولوا امنا باللہ وما انزل الینا (الی
قولہ تعالیٰ) (وما اوقف
النبیون من ربہم لافشروا
بعین احد منہم) (وقال تعالیٰ
ولکن البر من امن باللہ والیوم
الآخر والصلوۃ والکتاب والنبی) (وقال
تعالیٰ ملک المرسل فضلنا بعضهم علی
بعض) (وقال تعالیٰ کل امن باللہ و
ملئکۃ وکتبہ ورسولہ ، و
قال تعالیٰ لانفضا بہن

یوں کہ کو کرم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری
طرف اترا (الی قول تعالیٰ) اور جو حکم کئے گئے باقی
انبیاء اپنے رب کے پاس سے ہم ان میں کسی پر
ایمان میں فرق نہیں کرتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا
ہاں اصل یہی یہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور
فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر۔ اور اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ، پیرسری ہیں کہ ہم نے ان میں ایک دوسرے
پر افضل کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ، سب نے
مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے کتابوں اور
اس کے رسولوں کو۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ،

۶۵ تا ۶۰/۱	سۃ القرآن الکبیر	۲۴۸/۲	سۃ القرآن الکبیر
۱۴۴/۲	سۃ	۱۳۶/۲	سۃ
		۲۵۳/۲	سۃ
		۲۸۵/۲	سۃ

ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور جو کچھ بلا ستمیاز عینے اور انبیاء کو ان کے رب سے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیقین۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی پر ایمان میں فرق نہ کیا ان میں تہتیب اللہ ان کے ثواب دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تمہارے ساتھ ہوں ضرور اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جس دن اللہ جمع فرمائے گا رسولوں کو پھر فرمائے گا تمہیں کیا جواب ملا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ہمارے ہم نہیں بھیجے رسول کو مگر خوشی اور ڈر سناتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تو بیشک ضرور ہیں پوچھنا ہے ان سے جن کے پاس رسول گئے اور بیشک ضرور ہیں پوچھنا ہے رسولوں سے۔ اور اللہ تعالیٰ

احد من رسلہ ، وقال تعالیٰ وما اوفى موثق وعیسیٰ و النبیون من ربہم لانفرق بین احد منهم ، وقال تعالیٰ اولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین ، وقال تعالیٰ والذین امنوا باللہ ورسولہ ولعزیزقوا بین احد منهم اولئک سوف ینویہکم اجورہم ، وقال تعالیٰ فامنوا باللہ ورسولہ ، وقال تعالیٰ لئن اقمتم الصلوۃ و اتیتتم الزکوۃ و امنتم برسول و عزرتوہم وقال تعالیٰ یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ما ذا اجبتم وقال تعالیٰ وما نرسل المرسلین الا مبشرین و منذرین وقال تعالیٰ فلنستأن الذین ارسل الیہم و لنستأن المرسلین ، وقال تعالیٰ

۸۴/۳	۱	سۃ القرآن الکریم
۱۵۲/۴	۲	سۃ
۱۲/۵	۳	سۃ
۴۸/۶	۴	سۃ

۲۸۵/۲	۱	سۃ القرآن الکریم
۶۹/۴	۲	سۃ
۸/۶۴	۳	سۃ
۱۰۹/۵	۴	سۃ
۶/۷	۵	سۃ

عن المؤمنین، لقد جاءت مرسل ربنا
 بالحق، وقال تعالى عن الكافرين
 قد جاءت مرسل ربنا بالحق فبهل لنا
 من شفعا، وقال تعالى ثم تنجي رسنا
 والذين آمنوا، وقال تعالى
 واتخذوا آيتي ورسلي هزوا، وقال
 تعالى اولئك الذين انعم الله
 عليهم من النبیین، وقال
 تعالى ان لا يحلفن لدى
 المرسلین، وقال تعالى
 واذ اخذنا من النبیین میثاقهم
 وعتقهم ومن فوج، وقال تعالى
 هذا اما وعد الرحمن وصدق
 المرسلین، وقال تعالى
 ولقد سبقنا كلمتنا لعبادنا المرسلین
 وقال تعالى وسلم على المرسلین
 وقال تعالى وحجنا
 بالنبیین والشهباء

نے فرشتوں سے فرمایا، بیشک ہمارے رب کے رسول
 حق لائے۔ اور اللہ نے کفار سے فرمایا، بیشک ہمارے
 رب کے رسول حق لائے گئے تو تم کوئی ہمارے سفارشی
 جو ہماری شفاعت کریں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا،
 پھر ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو نجات دیں گے۔
 اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور میری آیتیں اور میرے
 رسولوں کی ہنسی بنائی۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، یہ
 میں جن پر اللہ نے احسان کیا فیض کی خبریں بتانے
 والوں میں سے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، بیشک
 میرے حضور رسولوں کو خوف نہیں ہوتا۔ اور اللہ
 تعالیٰ نے فرمایا، اور اسے مجرب یاد کرو جب ہم نے
 نبیوں سے عہد لیا اور تم سے اور توح سے۔ اور
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا، یہ ہے وہ جن کا رحمن نے وعدہ
 دیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور بیشک ہمارا
 کلام گزر چکا ہے ہمارے پیچھے ہر سے بندوں کے لئے۔
 اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور سلام ہے پیروں
 پر۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور سے جاہلین کے
 انبیاء اور یہ نبی اور اس کی امت کے ان پر گواہ ہو گئے۔

۵۳/۷	۵۷ القرآن الکریم	۲۲/۷	۵۷ القرآن الکریم
۱۶/۱۸	۵۸	۱۳/۱۰	۵۸
۱۱/۱۷	۵۹	۵۹/۱۹	۵۹
۵۲/۲۶	۶۰	۶/۳۳	۶۰
۱۸۱/۳۷	۶۱	۱۵۱/۳۷	۶۱
		۶۹/۳۹	۶۲

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، بیشک ضرور ہم اپنے رسولوں کی مدد کریں گے اور ایمان والوں کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائیں وہی میں کامل ہوتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تیار رہو، میں نے ان کے لئے جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، بیشک ہم نے اپنے رسولوں کو دلوں کے ساتھ بھیجا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اللہ کے حکم کو ضرور میں غالب آؤں گا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور ہر رسول کا وقت آئے کس کس دن کے لئے ٹھہرائے گئے تھے۔ اسی طرح دیگر کثیر آیات ہیں۔ (دست)

(۴) (۱) بخیر ما برصفت قبلت یعنی انبیائے سابقین علی نبینا علیہم السلام مثل قولہ تعالیٰ: اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب مردی تھے جنہیں ہم وحی کرتے اور سب شہر کے ساکن تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب ایسے ہی تھے کھانا کھاتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اللہ کا دستور یہاں ہے کہ میں جو پیسے گزر چکا اور اللہ کا کام مقرر تقدیر ہے وہ جو اللہ کے پیام پہنچاتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور

وقال تعالیٰ انا انصبر مسلنا والذین امنوا، وقال تعالیٰ الذین امنوا باللہ ومرسلہ اولئک ہم الصدیقون، وقال تعالیٰ اعدت للذین امنوا باللہ ومرسلہ، وقال تعالیٰ لقد اسسلنا مرسلنا بالبیئت، وقال تعالیٰ کتب اللہ لاخلین انا ومرسلی، وقال تعالیٰ واذ المرسل اقتنت لاعی یوم اجلت فی الخ غیر ذلک من آیات کثیرہ۔

وما ارسلنا من قبلک الا مرجالا نوحی الیہم من اهل القری، وقال تعالیٰ وما ارسلنا من قبلک من المرسلین الا انہم لیاکلون الطعام، وقال تعالیٰ سنۃ اللہ فی السنین خلوا من قبلی وكان امرا باللہ قدرا مقدر، والذین یبلغون مرسلت اللہ، وقال تعالیٰ و

۱۹/۵۷	۵۱/۴۰	۳۸	۳۹/۳۳
۲۵/۵۷	۲۱/۵۷	۳۸	۳۹/۳۳
۱۱-۱۲/۷۷	۲۱/۵۸	۳۸	۳۹/۳۳
۲۰/۲۵	۱۰۹/۱۲	۳۸	۳۹/۳۳
		۳۸	۳۹/۳۳

جیشک دئی کی گئی تھاری طرف اورتہ سے اگلی کی طرف۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تم سے نہ فرمایا جاوے گا۔ اور وہی جو تم سے اگلے رسولوں کو فرمایا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، یونہی دئی فرماتا ہے تھاری طرف اورتہ سے اگلی کی طرف اللہ عزت و شکست والا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور ان سے پوچھو جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے۔ وغیرہ ذلک۔

(۴) پھر سبیلِ نبویؐ میں شامل فرد و جمیع بے لحاظ خاص مخصوص و مشمول مشکل قولہ تعالیٰ،

من کان عدواناً علی اللہ وعلیٰ رسلہ
وقولہ تعالیٰ امت الذین یکفر و
بآیت اللہ ویقتلون النبیین بغیر حق
ویقتلون الذین یاہرون بالقطر من
الناس فبشرہم بعذاب الیم (۱) وقولہ تعالیٰ
ولایا مکرکم ان تمخذوا العہدکم والنبیین
اس باباً، وقولہ تعالیٰ ومن ینکسر
باللہ وعلیٰ کتہ وکتبہ ورسلہ
الیوم الا خسف قد ضل ضللاً بعیداً،
وقولہ تعالیٰ امت الذین یکفر و
باللہ ورسلہ یریدون ان یفرقوا بین اللہ
ورسلہ (انی قولہ تعالیٰ) اولئک

جو کوئی دشمن ہوا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں کا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، وہ جو اللہ کی آیتوں سے منکر ہوئے اور یہودیوں کو ناحق شہید کرتے اور انصاف کا حکم کرنے والوں کو قتل کرتے ہیں انھیں غرض خیزی دو دریاں گناہ کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ٹھہراؤ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور جو مذاہلے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو توہ ضرور دُور کی گراہی میں پڑا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، وہ جو اللہ اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسولوں کو شہد اکرویں (انی قولہ تعالیٰ) یہی ہیں

سۃ القرآن الکریم ۴۵/۳۹
سۃ ۳/۴۲
سۃ ۹۸/۲
سۃ ۸۰/۳
سۃ ۱۵۰/۴

سۃ القرآن الکریم ۴۵/۳۹
سۃ ۳/۴۲
سۃ ۹۸/۲
سۃ ۸۰/۳
سۃ ۱۵۰/۴

ہم الکفر وناحقاً وغیرہا ، ٹھیک ٹھیک کافر وغیرہا ۔

(۵) یا ماسر تا میں ہا مت خواہ اس کا خصوص کسی وصف یا اضافت یا اور وجہ بیان سے نفس کلام میں مذکور اور اس سے مستفاد ہو ، مثل قول تعالیٰ :

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَحَقِيقَتَا مِنْ
بَعْدِهِ الرِّسَالُ ، وَقَالَ تَعَالَى فِي
بَنِي إِسْرَءِيلَ ، وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ
رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ، وَقَالَ تَعَالَى فِي
التَّوْرَةِ ، يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ
أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ، وَقَالَ
تَعَالَى مَا ذُكِّرُوا نُوْحًا ثُمَّ سَوَّاهُ
أَخْبَرَهُمْ ، ثُمَّ قَالَ : ثُمَّ
أَسْلَمْنَا مُوسَى ، وَقَالَ تَعَالَى :
أَنَّا وَحِيدٌ نَالِكٌ كَمَا وَحْيُنَا الْ
نُوحِ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ ، فَالْعَرَادِ
مَنْ بَيْنَهُ هُوَ وَمُوسَى عَلَيْهِمُ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ، وَقَالَ تَعَالَى :
فَقُلْ أَتَذَرُكُمْ صَاعِقَةً مِثْلَ صَاعِقَةِ عَادَ
وَتَمُودَ إِذْ جَاءَتْهُمْ الرُّسُلُ مِنْ بَيْنِ
أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ ، وَقَالَ تَعَالَى
بَعْدَ ذِكْرِ نُوحٍ وَأَبْرَاهِيمَ ، ثُمَّ قَفِيزًا عَلَى أَنْسَامِهِمْ

اور بیشک ہم نے نوحی کو کتاب عطا کی اور اس کے بعد
اپنے درپے رسول بھیجے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل
کے بارے میں فرمایا : اور بیشک ان کے پاس
ہمارے رسول روشن دلیلوں کے ساتھ آئے اور
اللہ تعالیٰ نے تورات میں فرمایا ، اس کے مطابق ہر
کو حکم دیتے تھے ہمارے فرمان بردار بنی اور اللہ تعالیٰ
نے نوح علیہ السلام پھر ایک اور رسول کے ذکر کے بعد فرمایا
پھر ہم نے اپنے رسول بھیجے ایک ہیچے دوسرا ۔
پھر فرمایا ، پھر ہم نے نوحی کو بھیجا ۔ اور اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ، بیشک اسے محبوب ہم نے تمہاری طرف
وحی بھیجی جیسے وحی نوح اور اس کے بعد پھر بنی
کو بھیجی ان پر اور بنی کے مابین ان بنی علیہم الصلوٰۃ والسلام ہر
پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ، تو تم فرماؤ کہ میں تمہیں ڈرانا
ہوں ایک کرنا کہ سے جیسی کرنا عاد و تمود پر آئی تھی ۔
جب رسول ان کے آگے بھیجے پھر سے تھے ۔ اور اللہ
تعالیٰ نے نوح اور ابراہیم کے ذکر کے بعد فرمایا پھر
ہم نے ان کے بھیجے اسی راہ پر اپنے اور رسول

۱۔ القرآن الکریم ۳۲/۵
۲۔ " ۲۳/۲۳
۳۔ " ۱۹۳/۲

۱۔ القرآن الکریم ۱۵۱/۳
۲۔ " ۲۳/۵
۳۔ " ۲۳/۲۳
۴۔ " ۱۳/۱۳

بیچے۔ (ت)

پرسناتے

یا ہرچند ضروری مثل قولہ تعالیٰ،

قال یقوم اتبعوا المرسلین

یا ذکری مثل قولہ تعالیٰ،

فی قوم نوح وھود وصالح وعلوہ وشیعب

بعد ما ذکر ہم علیہم الصلوٰۃ والسلام،

تلك القرى نقص علیك من انبیاہا و

لقد جاء تم من سلیم بالبدینۃ

بولہ اسے میری قوم بیچے ہوؤں کی پیروی کرو (ت)

قرآن، ہود، صالح، لوط اور شعیب علیہم الصلوٰۃ

والسلام کی قوم کا ذکر کرنے کے بعد، یہ بتایا

ہیں جن کے احوال ہم تمہیں سناتے ہیں اور

جیشک ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں

سے کر آئے (ت)

یا علی مثل قولہ تعالیٰ،

واضرب لھم مثلا اصحاب الفریۃ اذ جاہلوا

المرسلین، وقال تعالیٰ سنکتب ما قالوا

وقتلھم الا نبیاء بغیر حیۃ، وغیر ذلک۔

اور ان سے نشانیاں بیان کرو اس شہر والوں کی

جب ان کے پاس فرستادے آئے۔ اب ہم

تو دیکھیں گے ان کا کہا اور انبیاء کو ان کا ناحق

شہید کرنا، وغیر ذلک (ت)

اب اولاً اگر آیت کریمہ و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین (اور ہاں اللہ کے رسول ہیں اور

سب نبیوں میں پیچھے۔ ت) میں لام بعد ضارب کی گئی ہو جیسا کہ یہ طائفہ خارجی گمان کرتا ہے اور وہ

یہاں نہیں مگر ذکری اور ذکر کو دیکھ کر کہ اتنے وجہ مختلف پر ہے اور ان میں صرف ایک وجہ ہے جو بلا ہمتہ

کلام کریم میں مراد ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتی، یعنی وجہ سوم کہ جب انبیاء موصوف بر صفت قبولیت و مفید

بقیہ سہقت لے گئے یعنی وہ انبیاء جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے ہیں تو اب حضور کو ان کا

خاتم ان کا خرافا سے زمانے میں متاثر نہ کرنا محض لغو و فضول و کلام محض و محض و محض و محض حاصل عمل اولے

پر کی مثل نیدر نیڈے زائد نہ ہوگا کہ جب ان کو حضور سے الگ کر دیا حضور کا ان سے کچھ بڑا نہ آپ ہی معلوم ہوا

سۃ القرآن الکریم ۲۰/۲۶

سۃ " ۱۳/۳۶

سۃ " ۲۰/۳۲

سۃ القرآن الکریم ۲۴/۵۷

سۃ " ۱۰/۷

سۃ " ۱۸/۳

اسے بالخصوص مقصود بالافادہ رکھنا قرآن عظیم و قرآن عظیم اصطلاحی عاقل انسان کے کلام کے لائق نہیں، نہ کہ وہ بھی مقامِ مدح میں کہہ

پشیمان تو زیرِ ابرو دانستند

دندانِ تو بجلہ در و دانستند

(تمہاری آنکھیں زیرِ ابرو ہیں اور تمامِ داشتِ منہ کے اندر ہیں)

سے بھی بدتر حالت میں ہے کہ شہر کے کسی افادہ کی بحث تکرار نہ کی اور بات ہو کہ وہ بھی واقعی تعریف کی تھی، احسن تعویض (اچھی صورت)۔ ت سے یعنی اوصاف کا بیان ہے اسے مقامِ مدح میں تو عمل جانا گیا ہے کہ ایک عام مشترک بات کا ذکر کیا ہے بخلاف اس معنی کے کہ اس میں صراحتِ مثبت موجود اور معنی مدح بھی مفقود، اور پھر عزم و اشتراک بھی نقد و وقت کے ہر شے اپنے اگلے سے چھپی ہوئی ہے، غرض یہ وجہ تو تو فی مذمت ہو جائے گی کہ اصلاً حملِ افادہ و صانعِ ارادہ نہیں، اور اس طائفہ خارجہ کے طور پر وجہ دوم کو بھی ناجائز مان لیتے پھر پہلی اولی و چہارم و پنجم سب ممکن رہیں گی اور پنجم میں خود وجہ کثیر ہیں، کہیں من بعد موسیٰ، کہیں من بعد قوم کہیں انبیائے بنی اسرائیل کہیں من بعد ہود و موسیٰ کہیں صحت انبیائے عاد و ثمود، کہیں انبیائے قوم نوح و عاد و ثمود، کہیں من بعد ابراہیم قوم لوط و مدین و خیر ذلک، بہر حال ذکر وجہ کثیرہ مختلفہ پر آیا ہے اور یہاں کوئی قرینہ و پیرہ نہیں کہ ان میں ایک وجہ کی تعیین کرے تو معلوم نہیں ہو سکتا کہ کون سے ذکر کی طرف اشارہ ہوا، پھر عند کہاں رہا، صریح سے عند کہاں رہی کہ تعیین ہے ہندم ہو گیا کہ اختلاف و تنوع مطلقاً کافی تعیین نہ کہ اتنا کثیر پھر عہدیت کی کمی ہو گئی۔

ثانیاً جب کہ اتنی وجہ کثیرہ ممکن اور قرآن عظیم نے کوئی وجہ بیان نہ فرمائی، حدیث کا بیان صحیح تو وہی عموم و استعراق ہے کہ لا بھی بعد ہی (میرے بعد کوئی نہیں)۔ ت کا سیاسی۔ اس تقدیر پر سب اشارہ و ذکر استعراق کی طرف مٹھا احمد و استعراق کا حاصل ایک ہو گیا اور وہی اسطرح تاکہ کہ مقتصد اہل اسلام تھا ظاہر ہوا مگر اس طائفے کو منظور نہیں، لاجرم آیت کہ بر تقدیر عہدیت عمل تھی بے بیان رہی اور وہی منقطع ہو کر متشابہات سے ہو گئی۔ اب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہنا بعض اقوال لفظ بے فہم معنی رہ گیا جس کی مراد کچھ معلوم نہیں، کوئی کافر خود زمانہ اقدس حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم میں کتنے ہی انبیاء مانے جنہوں کے بعد ہر قرون و طبقہ و شہر و قریہ میں ہزار ہزار اشخاص کو نبی جانے خود اپنے آپ کو رسول اللہ کے اپنے اسنادوں کو مرسلین اور اولوالعزم بتاتے آئے کریم اس کا پابل میکانیں کر سکتی کہ آیت کے معنی ہی معلوم نہیں جس سے جہت قائم ہو سکے، کیا کوئی مسلمان ایسا خیال کر سکا، عا شا وکلا۔

مثالاً میں ٹکڑو تراجم معانی پر کیوں بنا کر وہی سوا سے استغراق کوئی معنی ملے لیجئے سب پر یہی آتش در کا سر ہے کہ کچھلی جھوٹی کا ذہن ملعونہ نبوتوں کا در آیت بند نہ کر سکے گی، معنی اول معنی اول و مقصود معینہ مراد سے تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھیں معدود انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خاتم ٹکڑے جن کا نام یا ذکر معین علی و ہر الاہام قرآن مجید میں آگیا ہے جن کا شمار تیس چالیس نبی تک بھی نہ پہنچے گا، یہ نبی برکت دیر معنی ختم نبی جماعت خاصہ خاص ایسی جماعت کے خاتم ٹکڑے بن گئے، باقی جماعت صادقہ صادقہ کے لئے بھی خاقیت ثابت نہ ہوگی، چہ جائے جماعت کا ذہن آئندہ اور معنی سوم میں صاف ٹکڑے انبیاء سے ساقبتیں کی ہو جائے گی کہ جو نبی پہلے گزر چکے ان کے خاتم ہیں تو پھلوں کی کیا بندش ہوئی بلکہ کچھ اور آئے تو وہ ان کے بھی خاتم ہوں گے، رہے معنی چہارم جنہیں اس میں جمیع مراد لینا اس طائفہ کو منظور نہیں ورنہ وہی ختم الہی لنفسہ لازم آئے، لاجرم مطلقاً کسی ایک فرد کے اختتام سے بھی خاقیت صادقہ ماننے کا کہ حد ق علی الخس کے لئے ایک فرد بر صدق کا ہے تو یہ سب معانی سے اخس وارذل ہوا اور حاصل وہی ٹکڑا کہ آیت بہر جہ فقط ایک یا چند یا کل گوشہ پیغمبروں کی نسبت صرف اتنا نایاب و نادر بناتی ہے کہ ان کا زمانہ ان کے زمانے سے پہلے تھا اس سے زیادہ آئندہ نبوتوں کا وہ کچھ نہیں بگاڑ سکتی، نہ ان سے اصلاً بحث کرتی ہے، طراف طعنہ حمودیہ و قادیانہ و امیریہ و نذیریہ و نافر تو یہ و اما لہم لعنہم اللہ تعالیٰ کا یہی تو مقصود تھا، وہ اس طائفہ خارجہ نے ہی کہوئی کہ اعدائہ کر لیا، وسیع علو الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون (اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کر وٹ پر پلٹا نکلیں گے۔) اصل بات یہ ہے کہ معانی قطعیہ جو تمام مسلمانوں میں مذہبیت و دین سے پہلے سب ان پر ان خصوص قطعہ پیش نہ کئے جائیں تو مسلمانوں کو راجح بنالینا اور معتقدات اسلام کو نیکلائت عوام ٹکڑا وینا ایسے غیثا کے بائیں کا تھکا کھیل ہے اور خصوص میں اس حدیث پر نہ عام لوگوں کی نظر نہ ان کے جسے طسرق وادراک قراقر پر دسترس و بان ایک ہر شس میں کام نکل جاتا ہے کہ یہ باب عقائد ہے اس

علیہ و کجیہ تحذیر الناس

سنة الفکر الہدیہ ۲۴/۲۹

میں بخاری و مسلم کی بھی صحیح احادیثیں مروود ہیں، ہاں ایسی بگڑی ہوئی ہے کہ انہوں نے کچھ کوروی ہے تو قرآن مجید سے کہ بعض تمکیدی مہام پر اسے نام اسلام کا ادا ہو کر تم قرآن پر صراحتاً انکار کا ٹوٹو در گل ہے، لہذا میں تحریف معنوی کے چال چلتے اور کلام اللہ کو لٹکتے پڑتے ہیں کہ جب اہل سنت سے مسلمانوں کو باقہ خالی کر لیں پھر گزندہ شیطان کا راستہ کھل جائے گا و اللہ مہم نوسہ و لو کمرہ الشکاف و انت دار اللہ کو اپنے زور پر لگا کر اپنے اگرچہ برا مانیں کافر تے۔

مستم یعنی اس طائفہ کا مذہب تفسیر حضور ستہ المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہونا وہ ہرادی مناوم حدیث پر روشنی، یہاں اجمالی و کثرت و ذکر کریں، صحیح مسلم شریف و سند امام احمد و سنن ابوداؤد و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ وغیرہ میں تو بان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

انہ سیکون فی اہل کذابون ثلاثون کلہم - بیشک میری امت دعوت میں یا میری امت کے زمانہ میں عیسائی کذاب ہوں سترہ گنہ ہر ایک اپنے آپ کو نبی بعدی بتے کہے گا اور میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

امام احمد سند اور طبری رحمہما اللہ نے اس مقدس صحیح بخاری میں حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، ایکون فی اہل کذابون دجالون سبعة و عشرون منهم اربعة نسوة وافی خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ میری امت دعوت میں ستائیس دجال کذاب ہوں گے ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ عیسائی خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ترمذی و تفسیر ابن ابی حاتم و تفسیر ابن مردودہ میں جاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

علہ دیکھو براہی قاطعہ لنگوہی۔ علہ دیکھو تحذیران کس

سنہ الفکر ان الکیم ۶/۶۱
سنہ جامع ترمذی ابواب الفتن باب ما جاز لا تعلم الساعۃ تحفہ کذابون امین کینی دہلی ۴۵/۲
سنہ المعجم الکبیر للطبرانی ترجمہ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث ۲۰۲۶ مکتبہ فیصلہ بیروت ۱۴۰/۲

سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

مثلی ومثل الانبياء كمثل من جبل اجتمع
واضافا كملها واحسنها الاموضع لبنة
فكان من دخلها فظفر اليها قال ما احسنها
الاموضع اللبنة فانما موضع اللبنة فتم
في الانبياء۔
میری اوزیروں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے
ایک مکان پورا کامل اور خوبصورت بنایا مگر ایک
اینٹ کی جگہ خالی تھی تو جو اس گھر میں جا کر دیکھتا کہتا
یہ مکان کس قدر خوب ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ کہ
وہ خالی ہے تو اس اینٹ کی جگہ میں جو آٹھ سے
انبیاء ختم ہو گئے۔

صحیح مسلم و سنن ابی یوسف و ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
و سلم فرماتے ہیں،

مثلی ومثل النبيين من مثلي كمثل رجل بنى
دارا فاقامها الا لبنة واحدة فجئت انسا
فانتمت تلك اللبنة۔
مسند احمد و صحیح ترمذی میں باخودہ تصحیح ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
و سلم فرماتے ہیں،

مثلی في النبيين كمثل من جبل نجف دارا
فاحسنها و اكملها و اجملها وترك فيها
موضع لبنة لم يضعها فجعل الناس
يطوفون بالبنيات ولججوت منه ويقولون
لنوضع موضع هذه اللبنة فانما في النبيين
موضع تلك اللبنة۔
پیشروں میں میری مثال ایسی ہے کہ کسی نے ایک مکان
خوبصورت و کامل و خوشنما بنایا اور ایک اینٹ کی
جگہ چھوڑ دی وہ نہ رکھی وگ اس عمارت کے گرد پھرتے
اور اس کی خوبی و خوشنمائی سے تعجب کرتے اور تمنا کرتے
کسی طرح اس اینٹ کی جگہ پوری ہو جاتی تو انبیاء میں
اس اینٹ کی جگہ میں ہوں۔

۱۔ صحیح مسلم کتاب الفضائل باب ذکر من انبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبيين قديم كتبه في كراچی ۱۳۸۶ھ
صحیح البخاری کتاب المناقب باب خاتم النبيين " " " ۵۱/۱

۲۔ مسند امام احمد حدیث ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت ۹/۲
۳۔ جامع ترمذی ابواب المناقب باب ما جاء فضل النبي صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب عالم پریس لاہور ۳۰۱/۲

صحیح بخاری صحیح مسلم و سنن نسائی و تفسیر ابی مرد دیر میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی مثل بیان کر کے ارشاد فرمایا:
فانا للبسنة وانا خاتم النبیین۔
تو میں وہ انسان ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

چہارم کا بیان اور پرگزرا، انجم سے اس طائفہ کی گمراہی بھی واضح ہو چکی کہ تفسیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روک کر کے والا جامی نقلی اُمت مرحوم کا خلاف کرنے والا سوا گمراہ و بدوین کے کون ہوگا،
نولہ ماتولی و فصلہ جہنم و سادات مصیبرا۔ ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اُسے دوزخ
میں داخل کریں گے اور کیا ہی بُری جگہ بیٹھنے کی (است)
دی بہ عقلی و داس کے ان شبہات کو ایسا تخریفات مزخرفات کی ایک ایک اواسے چمک رہی ہے
جو اس نے اثبات و ادعا سے باطل عمدہ خارجی کے لئے پیش کئے، اہل علم کے سامنے ایسے مہلات کیا قابل انتقاد
مگر حفظ عوام و از اللہ اولیام کے لئے چند حروف مجمل کا ذکر مناسب واللہ الہادی و ولی الایادی (اور اللہ تعالیٰ
ہی ہدایت دینے والا اور ہدایتوں کا مالک ہے۔ ت)

مشہورہ اولی میں اس طائفہ نے عبارت تو صحیح کی طرف غص غلط نسبت کی حالانکہ تو صحیح میں اس
عبارت کا نشان نہیں بلکہ وہ اس کے حاشیہ تلویح کی ہے،

اقول اولاً اگر یہ مدعیان عقل اسی ہی نقل کی ہوئی عبارت کو سمجھتے اور قرآن عظیم میں انبیاء
علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وجہ ذکر کو دیکھتے تو یقین کرے کہ ایہ کبر و لکن ماسوئل اللہ و خاتم النبیین
(اور لیکن آپ اللہ کے رسول اور انبیاء میں سے آخری ہیں۔ ت) میں لام عمدہ خارجی کے لئے لے کرنا محال
ہے کہ جو جب متروک وجہ ذکر و عدم اولیت و ترجیح میں کا بیان مشرعا کر لیا کہ الیٰ اللہ تعالیٰ بعد امر سے کسی وجہ
معین کا امتیاز ہی نہ رہا تو یہ عبارت شاید ہے کہ یہاں محمد خارجی نامکمل کا کلمہ لے کر کے لئے بھی کچھ نقل ہوئی
تو اس کی جگہ تو یہ بھی ہی کی گئی عبارت العهد هو الاصل ثم الاستعراق ثم تعریف الطبیعة (عمد
اصلی ہے پھر الاستعراق اور پھر نفس۔ ت) کی نقل ہوئی کہ خود نفس عبارت قرآن کی جہالت و

لے صحیح مسلم کتاب الفضائل باب ذکر کون النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین قیدی کتھا نہ کراچی ۲/۲۳۸
لے القرآن الکیم ۱۱۵/۲
لے تفسیر علی تفسیر الفاظ العام المجمع معارف بالآلام المکتبۃ الریحیہ دیوبند سہارن پور بھارت ۱/۱۳۵

اول فرد سے کہو کہ اس کا کوئی ہم جنس اس سے پہلے
نہیں اور نہ اس کے ساتھ متصل ہے (ت)

الاول فرد لا يكون مغيرة من جنسه سابقا
عليه ولا مقاسا لآله

حدیث شریف میں ہے :

انت الاول قبلك شي وانت الاخوفليس
بعدك شي، رواه مسلم في صحيحه و
الترمذی و احمد وابن ابی شیبہ و غیرہم
عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولیدہقی فی الاسماء
والصفات عن امر سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
انہ کان یدعو بہؤلاء الکلمات اللہم انت
الاول فلا شئ قبلک وانت الاخوف فلا شئ
بعدک

قر اول ہے تجھ سے پہلے کوئی شئی نہیں، اور تو
آخر میں ہے تیرے بعد کوئی شئی نہیں۔ اے مسلم
نے اپنی صحیح میں، ترمذی، امام احمد اور ابن ابی شیبہ
وغیرہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
روایت ہے۔ امام ترمذی نے الاسماء والصفات
میں حضرت امر سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ آپ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دُعا فرمایا کرتے،
اے اللہ! قر اول ہے تجھ سے پہلے کوئی شئی نہیں
اور تو آخر ہے تیرے بعد کوئی شئی نہیں (ت)

تو خاتم النبیین کا حاصل ہمارے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اور بعد جنس نبی کی نفی ہوئی اور جنس
کی نفی عرفا و لغو و شرعا جملہ افراد نبی سے ہوتی ہے و لهذا کہنے نفی جنس صیغہ عموم سے ہے جیسے لامر جل فی
الدار و لهذا لا الہ الا اللہ ہر غیر خدا سے نفی الوہیت کرتا ہے، یوں بھی استغراق ہی ثابت ہوا، واللہ
المجد۔ (ماضی و مستقبل ہوا)

۱۴ ص کتاب التعلیقات باب الاعت
۲۴۸/۲ کتاب الذکر والدعاء باب الدعاء عند النہم
۲۵۱/۱۰ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الدعاء حدیث ۹۳۶۹۳۰۹۳۱
کتاب الاسماء والصفات للبیہقی من فہم القرآن باب کواکب الاسماء التي تتبع اثبات الایادی دار المشرق العربی بیروت